

یہ جناب غلام رسول صاحب قہر کی تالیف ہے، جسے بڑے اہتمام کے ساتھ کتاب منزل ۱۸۵۷ء کے مجاہد (کشمیری بازار لاہور) نے شائع کیا ہے۔ ضخامت ۲۱۱ صفحے قیمت چار روپے آٹھ آنے۔

اس کتاب کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اس میں جن "مجاہدوں" کا ذکر کیا گیا ہے ان میں رانی جھانسی، ڈھونڈ و پنت پنتانا، نائیتا ٹوپے، کنور سنگھ اور امر سنگھ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام نامی بھی نظر آتے ہیں۔ حسرت کے شاید کسی ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا تھا: جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اس کتاب کی تالیف میں قہر صاحب نے یقیناً کافی وقت صرف کیا اور بہت محنت کی ہے لیکن ان کا یہ نتیجہ محنت اگر کسی مستقل کتاب کا ایک حصہ ہوتا تو بلاشبہ زیادہ قابل قدر اور وسیع ہوتا، مگر ایک مستقل کتاب کی حیثیت سے اس کی تشنگی بہت زیادہ کھلتی ہے، یہ طائرانہ نظر ایک مستقل کتاب کو زیب نہیں دیتا۔

قہر صاحب نے اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں میلی سن، کیٹی، میکسن، فارسٹ، ہوم، ساورکرو وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔ سب سے زیادہ حوالے شہابی صاحب کی کتاب "ایسٹ انڈیا کمپنی اور باغی علماء کے نظر آتے ہیں، لیکن مقام حیرت ہے کہ ذکار اللہ اور نجم الغنی کے حوالے بہت کم نظر آتے ہیں۔ حالانکہ ذکار اللہ نے موافق اور مخالف اثنام و اذکار اور غدر کے ہیروز کے بارے میں جمع کر دیا ہے، جو ایک طرف ان کے ذاتی علم پر مبنی ہے، دوسری طرف انگریزی تاریخوں کو بھی انہوں نے پیش نظر رکھا ہے۔ اسی طرح نجم الغنی نے قریبی عہد کی کتابوں کو سامنے رکھ کر واقعات جمع کئے ہیں، ان کتابوں سے بے نیازی کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے اہم اور قابل قدر معلومات درج کتاب ہونے سے رہ گئے۔

قہر صاحب ایک مخصوص طرز انشاء کے حامل ہیں، واقعات کی چھان بین میں وہ جتنی چھان پھٹک کرتے ہیں، وہ بھی انہی کا حصہ ہے جو بالغ نظر اہل قلم ہیں، گزشتہ چالیس سال سے صحافت اور تاریخ ان کا خاص موضوع رہا ہے، غالب کے سلسلہ میں وہ اتنی ریسرچ اور مولانا ابوالکلام آزاد کے واسطے سے لے کر نایاب معلومات حاصل کر چکے ہیں کہ اس موضوع پر انہوں نے مجتہد کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ زیر نظر کتاب مجموعی حیثیت سے اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے، اور ہمیں امید ہے کہ قہر صاحب کے رشحاتِ قلم سے اردو زبان ابھی بہت فائدہ اٹھائے گی۔

یہ سہ ماہی رسالہ ہے جو مجلس ترقی ادب (۲- نرسنگداس گارڈن۔ کلب روڈ۔ لاہور) کی طرف سے سید عابد علی عابد کی زیر ادارت اشاعت پذیر ہوا ہے۔ سید عابد علی عابد اردو زبان کے منجھے ہوئے ادیب، دیرینہ کار صحافی اور اردو کے مشہور اہل قلم ہیں۔ ان کی ادارت میں جو رسالہ نکلے، اسے اردو زبان میں "صحیفہ" کا درجہ حاصل ہی ہونا چاہئے۔

زیر نظر پچھ میں چار افسانے ہیں۔ تشخص چیخوف کا افسانہ ہے جسے سجاد باقر رضوی نے ترجمہ کیا ہے، ترجمہ شگفتہ اور